## سوال

(44) نماز میں خشوع وخضوع کی اہمیت

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز میں خشوع وخضوع کی کیا اہمیت ہے؟ کیا اس کے بغیر نماز قبول نہیں؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلی صورت یہ ہے کہ نماز کے دوران ایسی حرکتیں کچھ زیادہ سر زد ہوں جو نماز کے منافی ہیں۔ مثلاً بدن کھجانا، ادھر اُدھر دیکھنا، بار بار اپنے کپڑوں کو درست کرنا وغیرہ غیرہ۔ اس طرح حرکتیں اگر کثرت سے سر زد ہوں تو نماز باطل کر دیتی ہیں یعنی نماز ادا نہیں ہوتی۔

2۔ دوسری صورت یہ ہے کہ نماز کے دوران ذہن کہیں اور مشغول ہو، نماز کی طرف دل حاضر نہ ہو یا چھوٹی موٹی نماز کے منافی حرکتیں بہت کم مقدار میں سر زد ہوں تو ان کی وجہ سے نماز اگرچہ باطل نہیں ہوتی لیکن نماز کا مقصد جاتا رہتا ہے اور نماز کی روح مفقود ہو جاتی ہے۔ نماز کی روح یہ ہے کہ نمازی زیادہ سے زیادہ خشوع و خضوع کے ساتھ اپنے رب کی طرف متوجہ ہو۔ اللہ فرماتا ہے:

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١﴾ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ﴿٢﴾ ... سورة المؤمنون

''یقیناً فلاح پائی ایمان لانے والوں نے جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔

خشوع وخضوع کی دو قسمیں ہیں: دل کا خشوع اور جسم کا خشوع۔

دل کا خشوع یہ ہے کہ نمازی کو اس بات کا احساس ہو کہ وہ اللہ کے سامنے کھڑا ہے اور اللہ اسے دیکھ رہا ہے دل میں اللہ کی عظمت و کبریائی کا خیال ہو، جو کچھ پڑھ رہا ہو اس کے مفہوم و معانی پر غور کرے۔ قرآن کی آیتوں کو سمجھ سمجھ کر پڑھے۔ نماز کے ارکان کی حکمت و غایت سمجھ کر انہیں ادا کرے۔ اور جسم کا خشوع یہ ہے کہ نماز کے دوران ادھر اُدھر نگاہ نہ دوڑائے، بچوں جیسی حرکتیں نہ کرے، ایسی حرکتیں نہ کرے جو نماز کے منافی ہیں، بلکہ نہایت باوقار انداز میں اور عاجزانہ کیفیت کے ساتھ اللہ کے حضور کھڑا ہو۔ جسم کا خشوع اسی وقت ممکن ہے جب دل کا خشوع موجود ہو۔

ایک بزرگ عالم حاتم الاصم سے دریافت کیا گیا کہ آپ نماز کس طرح ادا کرتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: "میں تکبیر کہتا ہوں پھر ٹھہر ٹھہر کر قرآءت کرتا ہوں۔ خشوع کے ساتھ رکوع کرتا ہوں عاجزانہ انداز میں سجدے کرتا ہوں جنت کو اپنے دائیں طرف اور دوزخ کو بائیں طرف محسوس کرتا ہوں۔کعبے کو اپنی پیشانی کے سامنے تصور کرتا ہوں۔ ملک الموت کو اپنے سر کے اوپر تصور کرتا ہوں۔اپنے آپ کو گناہوں میں گھرا ہوا سمجھتا ہوں۔ اس حال میں کہ اللہ کی آنکھیں مجھے دیکھ رہی ہیں۔ یہ سمجھتا ہوں کہ میری عمر کی یہ آخری نماز ہے۔ اس لیے حتی الامکان خلوص کے ساتھ نماز ادا کرتا ہوں۔ اس کے بعد سلام پھیرتا ہوں۔ اس کے باوجود مجھے اندیشہ ہے کہ میری نماز قبول بھی ہوئی یا نہیں۔"

ایسی ہوتی ہے ایک مؤمن کی نماز اور یہی وہ نماز ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّ الصَّلوٰةَ تَنهىٰ عَنِ الفَحشاءِ وَالمُنكَرِ... ٤٥ ... سورة العنكبوت

''بے شک نماز فحش باتوں سے اور گناہ سے روکتی ہے''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاوی یوسف القرضاوی

### طہارت اور نماز، جلد: 1، صفحہ: 142

### محدث فتویٰ